Introduction to Education

Course Code: EDU-324 **Credit Hours:** 2(2-0)

After learning this subject, students will be able to:

- Analyze historical, philosophical, and sociological foundations of education.
- Discuss basics of curriculum and assessment
- Prepare lesson plans in different subjects
- Teaching students by adopting different methods of teaching

1. **Introduction to Education**
    - Definition and Elements of Education
    - Types of Education (Formal, Informal, Non formal)
2. **Foundations of Education**
    - **Philosophical Foundations**
        - Major Educational Philosophies (Perennialism, Essentialism, Progressivism, Reconstructionism)
        - Application of Philosophical Principles in Education
    - **Psychological Foundations**
        - Learning Theories (e.g., Behaviorism, Cognitivism, Socialism, constructive)
        - Motivation and Learning
    - **Sociological Foundations**
        - The Role of Education in Society
        - Socialization and Education
3. **Teaching Methods**
    - Project method, Demonstration Method, cooperative learning, lecture, discussion, activity method, problem solving
4. **Lesson planning**
    - Blooms taxonomy of objectives
    - Preparation of lesson plan
5. **Assessment and Evaluation in Education**
    - Types of Assessment (Formative, Summative)
    - Types of tests (subjective, objective)
    - Qualities of a good test

تعلیم کی تعریفات-ماہرین کی نظر میں:

جان ڈیوی(امریکی فلسفی وماہر تعلیم):

"تعلیم زندگی کی تیاری نہیں بلکہ خود زندگی ہے۔"

ڈیوی کا ماننا تھا کہ تعلیم کا عمل تجربات کے ذریعے ہونا چاہیے اور اس کا مقصد بچے کی مکمل شخصیت کو سنوارنا اور اسے ایک فعال شہری بنانا ہے۔

ارسطو(یونانی فلسفی):

"تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ افراد میں اتنا ہی فرق ہے جتنا زندہ اور مردہ میں ہوتا ہے۔"

یہ قول تعلیم کی اس انقلابی طاقت کو ظاہر کرتا ہے جو شعور، تنقیدی سوچ اور بامقصد زندگی کو جنم دیتی ہے۔

پالو فریرے(برازیلی ماہر تعلیم و فلسفی):

"تعلیم یا تو معاشرتی جمود کو قائم رکھتی ہے یا آزادی کا ذریعہ بنتی ہے۔"

فریرے تعلیم کو ایک بااختیار بنانے والا ذریعہ سمجھتے تھے، جو فرد کو سوچنے، سوال کرنے اور عمل کرنے کی صلاحیت دیتا ہے۔

یونیسکو(اقوام متحدہ کا تعلیمی ادارہ):

"تعلیم ایک بنیادی انسانی حق ہے اور باقی تمام انسانی حقوق کے استعمال کے لیے ضروری ہے۔"

یونیسکو تعلیم کو ایک ایسا عالمی ذریعہ تسلیم کرتا ہے جو فرد، معاشرے اور معیشت کی ترقی کا بنیادی وسیلہ ہے۔

تعلیم کے اجزاء(عناصر):

تعلیم مختلف عناصر پر مشتمل ایک منظم عمل ہے جو ایک دوسرے سے جُڑے ہوتے ہیں تاکہ مؤثر سیکھنے کے نتائج حاصل ہو سکیں:

معلم(استاد/رہنما):

وہ شخصیت جو سیکھنے کے عمل کو سہولت فراہم کرتی ہے۔ آج کے دور میں استاد صرف معلومات دینے والا نہیں بلکہ رہنمائی، حوصلہ افزائی اور سیکھنے کے لیے ماحول بنانے والا فرد ہے۔اب) AI مصنوعی ذہانت) کی مدد سے اساتذہ ڈیجیٹل مواد کے منصوبہ ساز اور رہنما بن چکے ہیں۔

طالب علم(سیکھنے والا):

تعلیمی عمل کا مرکز۔ آج کا طالب علم ڈیجیٹل دنیا کا عادی ہے، اس لیے اسے ذاتی نوعیت، دلچسپ اور ٹیکنالوجی سے بھرپور تعلیمی ماحول کی ضرورت ہوتی ہے۔

نصاب(مواد):

سیکھنے کے تجربات کا منظم مجموعہ۔ اکیسویں صدی میں نصاب بین العلومی) جیسے + STEM آرٹس (STEAM = ہو چکا ہے، جو تنقیدی سوچ، کمپیوٹر کوڈنگ اور اخلاقی بصیرت جیسے جدید ہنر پر زور دیتا ہے۔

سیکھنے کا ماحول:

یہ وہ فضا ہے جہاں سیکھنے کا عمل انجام پاتا ہے، جیسے کہ کلاس روم، آن لائن پلیٹ فارم یا جذباتی ماحول۔ جدید تعلیم میں مخلوط اور ہائبرڈ ماڈلز عام ہو چکے ہیں، جن میں AI ٹیوٹرز اور عالمی سطح پر جڑے ہوئے کلاس رومز شامل ہیں۔

تدریسی طریقے:

وہ حکمتِ عملیاں جن کے ذریعے استاد مواد کو مؤثر انداز میں منتقل کرتا ہے۔ آج کے تدریسی طریقے جیسے فلپڈ کلاس روم، منصوبہ جاتی تعلیم، کھیل کے ذریعے سیکھنا، اور AI پر مبنی انفرادی سیکھنے کے نظام شامل ہیں۔

جائزہ اور تاثرات:

یہ وہ عمل ہے جس سے طالب علم کی سمجھ اور ترقی کو جانچا جاتا ہے۔ AI اب فوری فیڈبیک، ذاتی نوعیت کے جائزے اور کارکردگی کے تجزیے میں مدد دے رہا ہے۔

اکیسویں صدی کا تناظر AI: کے زیرِ اثر تعلیمی دنیا

اکیسویں صدی میں تعلیم ایک بڑی تبدیلی سے گزر رہی ہے۔ (Artificial Intelligence مصنوعی ذہانت)، روبوٹکس، بگ ڈیٹا اور عالمی ڈیجیٹل رابطوں نے تعلیمی عمل کو بنیادی طور پر بدل دیا ہے۔ اب تعلیم کا محور رٹے اور یادداشت سے ہٹ کر درج ذیل جدید مہارتوں پر آ گیا ہے:

✓ **تخلیقی صلاحیت اور جدت (Creativity & Innovation)**

✓ **تنقیدی سوچ اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت (Critical Thinking & Problem Solving)**

✓ **تعاون اور مؤثر ابلاغ (Collaboration & Communication)**

✓ **ڈیجیٹل شعور اور معلوماتی نظم و نسق (Digital Literacy & Information Management)**

✓ **اخلاقی فہم اور جذباتی ذہانت (Ethical Reasoning & Emotional Intelligence)**

نتیجہ:

تعلیم محض کتابوں یا جماعتوں تک محدود نہیں رہی۔ یہ ایک زندگی بھر سیکھنے کا عمل بن چکی ہے، جسے ٹیکنالوجی نے مزید پُراثر، پُرکشش اور ہمہ گیر بنا دیا ہے۔ آج کی تعلیم ہمیں صرف نوکری کے لیے نہیں بلکہ زندگی گزارنے، مسئلے حل کرنے اور بہتر انسان بننے کے قابل بھی بناتی ہے۔

تعلیم کی اقسام: رسمی، غیر رسمی اور غیر روایتی تعلیم

تعلیم ایک ایسا سماجی عمل ہے جو زندگی کے مختلف مراحل اور ماحول میں جاری رہتا ہے۔ ماہرینِ تعلیم کے مطابق، تعلیم کو تین بڑی اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے، جو اُس کی ساخت، مقصد اور طریقۂ کار پر مبنی ہوتی ہیں:

1. رسمی تعلیم (Formal Education)
2. غیر رسمی تعلیم (Informal Education)
3. غیر روایتی تعلیم (Non-formal Education)

یہ تینوں اقسام معاشرتی اور انفرادی ترقی کے لیے نہایت اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

1. رسمی تعلیم (Formal Education)

تعریف:

رسمی تعلیم وہ منظم، باقاعدہ اور ادارہ جاتی تعلیم ہے جو ایک منضبط نصاب، تعلیمی نظام، اور تدریسی عمل کے تحت مخصوص عمر اور جماعتوں کے لحاظ سے دی جاتی ہے۔ یہ تعلیم تعلیمی اداروں جیسے اسکول، کالج، اور یونیورسٹیوں میں دی جاتی ہے۔

خصوصیات:

- باقاعدہ جماعتوں اور درجات کے مطابق تعلیم دی جاتی ہے۔
- تربیت یافتہ اساتذہ کے ذریعے تدریس ہوتی ہے۔

- نصاب، اوقات، اور امتحانات منظم اور حکومت کے ضابطوں کے مطابق ہوتے ہیں۔
- تعلیم مکمل ہونے پر ڈگری یا سند جاری کی جاتی ہے۔

مثالیں:

- پرائمری، سیکنڈری، اور ہائر ایجوکیشن (یونیورسٹی کی سطح تک تعلیم)
- میڈیکل، انجینئرنگ یا قانون کی ڈگریاں

ماہرانہ رائے:

ماہرین تعلیم کومبس اور احمد (1974) کے مطابق:

"رسمی تعلیم ایک ایسا تعلیمی نظام ہے جو مکمل طور پر ادارہ جاتی، عمری ترتیب پر مبنی اور درجہ بدرجہ ترقی کرنے والا ہوتا ہے۔"

2.غیر رسمی تعلیم(Informal Education)

تعریف:

یہ وہ تعلیم ہے جو غیر ارادی، غیر منظم اور روزمرہ کی زندگی کے تجربات سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ سیکھنے کا ایک قدرتی اور مسلسل عمل ہے جو گھر، محلے، معاشرتی میل جول، اور مشاہدے کے ذریعے ہوتا ہے۔ یہ تعلیم کسی خاص ادارے یا نصاب سے منسلک نہیں ہوتی۔

خصوصیات:

- قدرتی طور پر اور زندگی کے تجربات کے ذریعے حاصل ہوتی ہے۔
- بغیر کسی نصاب، اسناد یا ادارے کے سیکھنے کا عمل۔
- یہ سیکھنے کا غیر رسمی اور ذاتی عمل ہوتا ہے۔
- اس کا اثر شخصیت، اقدار اور رویوں پر زیادہ ہوتا ہے۔

مثالیں:

- بچے کا بولنا سیکھنا والدین کو سن کر
- کسی بزرگ سے روایتی کھانا پکانا سیکھنا
- مذہبی خطبات سے اخلاقی اقدار حاصل کرنا

ماہرانہ رائے:

ماہر تعلیم لیونگسٹون (2001) کے مطابق:

"غیر رسمی تعلیم ہر وہ سرگرمی ہے جو کسی بھی قسم کے رسمی نصاب کے بغیر سیکھنے، سمجھنے یا کسی مہارت کو حاصل کرنے کے لیے کی جائے۔"

3. غیر روایتی تعلیم (Non-formal Education)

تعریف:

غیر روایتی تعلیم ایک ایسا منظم مگر ادارہ جاتی نظام سے باہر سیکھنے کا عمل ہے جو خاص افراد یا گروہوں کی مخصوص تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ترتیب دیا جاتا ہے۔ یہ تعلیم عموماً بالغ افراد، اسکول سے باہر بچوں یا کمیونٹی کے افراد کے لیے ترتیب دی جاتی ہے۔

خصوصیات:

- مقصد واضح ہوتا ہے، مگر یہ روایتی اسکولنگ سسٹم سے باہر ہوتا ہے۔
- لچکدار اوقات، مختصر دورانیہ، اور مخصوص موضوعات پر مبنی ہوتا ہے۔
- تربیت، ہنر، یا آگاہی کی فراہمی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
- بعض اوقات اسناد دی جاتی ہیں مگر وہ رسمی تعلیم کے برابر نہیں ہوتیں۔
- اکثر NGOs، کمیونٹی مراکز یا فنی اداروں کے ذریعے فراہم کی جاتی ہے۔

مثالیں:

- بالغ افراد کے لیے خواندگی کے پروگرام
- کمیونٹی سینٹرز میں سادہ کمپیوٹر کورسز
- خواتین کے لیے دستکاری یا سلائی کڑھائی کی تربیت

ماہرانہ رائے:

یونیسکو (1997) کے مطابق:

"غیر روایتی تعلیم وہ منظم تعلیمی سرگرمی ہے جو رسمی تعلیمی نظام سے باہر دی جاتی ہے اور جس کا مقصد مخصوص افراد کی سیکھنے کی ضروریات کو پورا کرنا ہوتا ہے۔"

تینوں اقسام کا تقابلی جائزہ:

تعلیم کی قسم	ماحول	ساخت	اسناد	مثالیں
رسمی تعلیم	اسکول / یونیورسٹی	منظم و ادارہ جاتی	ہاں	اسکول، کالج، یونیورسٹی
غیر رسمی تعلیم	روزمرہ زندگی	غیر منظم	نہیں	گھر پر سیکھنا، معاشرتی تجربات
غیر روایتی تعلیم	کمیونٹی / ادارے	نیم منظم	کبھی کبھار	بالغ خواندگی، فنی تربیت، ورکشاپس

نتیجہ:

تعلیم کے یہ تینوں اقسام معاشرتی ترقی، انفرادی بہتری، اور زندگی بھر سیکھنے (Lifelong Learning) کے لیے نہایت اہم ہیں۔ اکیسویں صدی میں جب ڈیجیٹل لرننگ اور مصنوعی ذہانت کے ذریعے سیکھنے کے نئے دروازے کھل چکے ہیں، تو اب رسمی، غیر رسمی اور غیر روایتی تعلیم کے درمیان فرق کم ہوتا جا رہا ہے۔ اس لیے ایک مؤثر تعلیمی نظام میں تینوں اقسام کو تسلیم کرنا اور آپس میں ہم آہنگی پیدا کرنا ضروری ہے۔

1. Introduction to Philosophy of Education

فلسفہ تعلیم کا تعارف

الف) فلسفہ کیا ہے؟

فلسفہ کی ابتدا اور ترقی:

لفظ "فلسفہ" یونانی الفاظ **"فلو"** "محبت) اور **"سوفیا)** "دانائی) سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب ہے "دانائی سے محبت۔ "فلسفہ چھٹی صدی قبل مسیح میں قدیم یونان میں ایک منظم علمی شعبے کے طور پر ابھرا، جہاں سقراط، افلاطون، اور ارسطو جیسے ابتدائی مفکرین نے زندگی، علم، اور اقدار کے بنیادی سوالات پر غور کیا۔ وقت کے ساتھ ساتھ، فلسفہ مختلف شاخوں میں تقسیم ہوا، جیسے کہ وجودیات، علمیات، اخلاقیات، منطق، اور جمالیات، جو انسانی فکر اور تجربے کے مخصوص پہلوؤں کو موضوع بناتے ہیں۔

فلسفہ کا مطلب:

فلسفہ زندگی، علم، حقیقت، اور وجود سے متعلق بنیادی سوالات کے مطالعے کا نام ہے۔ یہ تنقیدی سوچ، منطقی دلائل، اور سچائی کی جستجو پر مبنی ہوتا ہے۔ فلسفی خیالات، عقائد، اور فکری نظاموں کا تجزیہ کرتے ہیں تاکہ انسانی زندگی اور معاشرے پر حاوی اصولوں اور گہرے نظریات کو سمجھ سکیں۔

فلسفہ کی اہمیت:

فلسفہ کی اہمیت درج ذیل ہے:

1. **تنقیدی سوچ کو فروغ دیتا ہے:** یہ فرد کو مفروضوں پر سوال اٹھانے اور منطقی دلائل تیار کرنے کی صلاحیت فراہم کرتا ہے۔
2. **اخلاقی فیصلوں میں رہنمائی:** یہ صحیح اور غلط میں تمیز کے لیے فریم ورک مہیا کرتا ہے۔
3. **نظریات کو تشکیل دیتا ہے:** یہ لوگوں کے دنیا کو دیکھنے اور اس کے ساتھ تعامل کرنے کے طریقے پر اثرانداز ہوتا ہے۔
4. **علوم کو آپس میں جوڑتا ہے:** فلسفہ دیگر علمی شعبوں، جیسے سائنس، سیاست، اور تعلیم، کے لیے بنیاد فراہم کرتا ہے۔

فلسفہ کے بنیادی تصورات

فلسفہ ایک وسیع میدان ہے جو وجود، علم، اقدار، عقل اور ذہن کی نوعیت کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ بنیادی سوالات پر توجہ دیتا ہے اور ہمارے اردگرد کی دنیا کا تجزیہ کرنے کے لیے فریم ورک فراہم کرتا ہے۔ فلسفہ کی اہم شاخیں **مابعد الطبیعیات** (Metaphysics)، **علمیات** (Epistemology) اور **قدریات** (Axiology) ہیں، جن میں کئی ذیلی شاخیں بھی ہیں۔

1. مابعد الطبیعیات (Metaphysics)

مابعد الطبیعیات فلسفے کی وہ شاخ ہے جو حقیقت اور وجود کی بنیادی نوعیت سے متعلق ہوتی ہے۔ یہ سوالات کے جواب دینے کی کوشش کرتی ہے جیسے "کیا چیزیں موجود ہیں؟" اور "یہ چیزیں کس طرح کی ہیں؟"

مابعد الطبیعیات کی ذیلی شاخیں

- **وجودیات :(Ontology)** یہ وجود یا حقیقت کا مطالعہ ہے۔ وجودیات یہ سوالات اٹھاتی ہے کہ "وجود کیا ہے؟" اور "کیا چیزیں موجود ہیں؟" یہ وجود کی مختلف اقسام جیسے اشیاء، خصوصیات، واقعات اور عملوں کا مطالعہ کرتی ہے۔
  - مثال: کیا مجرد اشیاء جیسے اعداد حقیقتاً موجود ہیں یا یہ صرف انسانوں کے ذہنوں کا تخیل ہیں؟ (پلاٹونزم بمقابلہ نومینالزم)
- **کائناتیات :(Cosmology)** فلسفیانہ اصطلاح میں کائناتیات کائنات کی ابتداء اور ساخت سے متعلق ہے۔ یہ کائنات کی نوعیت کو مجموعی طور پر سمجھنے کی کوشش کرتی ہے اور سوالات اٹھاتی ہے جیسے "کائنات کا آغاز کیسے ہوا؟" اور "اس پر حاکم بنیادی قوانین کیا ہیں؟"
  - مثال: کیا کائنات ہمیشہ سے موجود ہے (ابدی کائنات) یا اس کا کوئی خاص آغاز ہے (بگ بینگ تھیوری)؟
- **الہیات :(Theology)** یہ شاخ خدا، خداؤں یا روحانی ہستیوں کا مطالعہ کرتی ہے۔ یہ سوالات اٹھاتی ہے جیسے "کیا خدا موجود ہے؟" اور "خدا کی نوعیت کیا ہے؟"
  - مثال: خدا کے وجود کے حق میں اور خلاف دلائل جیسے (Ontological Argument خدا ایک کامل ہستی ہے) اور Problem of Evil (اگر خدا ہے تو برائی کیوں موجود ہے؟)۔

2.علمیات(Epistemology)

علمیات فلسفے کی وہ شاخ ہے جو علم کے نظریے سے متعلق ہے۔ یہ علم کی نوعیت، حدود اور حصول کے ذرائع کا مطالعہ کرتی ہے۔ علمیات یہ سوالات اٹھاتی ہے: "علم کیا ہے؟" "ہم علم کس طرح حاصل کرتے ہیں؟" اور "ہم کس چیز کو یقینی طور پر جان سکتے ہیں؟"

علم حاصل کرنے کے ذرائع

علمیات علم حاصل کرنے کے مختلف ذرائع کو مختلف اقسام میں تقسیم کرتی ہے۔ علم کے پانچ اہم ذرائع ہیں:

1. **وحی:(Revelation)**
   - وحی وہ علم ہے جو کسی الہامی یا روحانی ذریعہ سے حاصل ہوتا ہے، جو عموماً مذہبی متون، پیغمبروں یا روحانی تجربات سے ہوتا ہے۔
   - مثال: مذہبی متون جیسے قرآن، بائبل یا ویدوں سے حاصل ہونے والا علم۔
   - **محدودیتیں:** وحی کا نوعیت کے لحاظ سے ذاتی ہونا اس کا ایک مسئلہ ہے، جو مختلف ثقافتوں اور افراد میں مختلف ہو سکتا ہے۔ اس کی تصدیق تجربی طریقوں یا منطق سے نہیں کی جا سکتی، جس کی وجہ سے یہ سیکولر یا سائنسی حلقوں میں ہمیشہ تسلیم نہیں کیا جاتا۔
2. **تجرباتی(حسی تجربہ):(Empirical Experience)**
   - تجرباتی علم وہ علم ہوتا ہے جو ہم اپنے حواس کے ذریعے حاصل کرتے ہیں یعنی جو ہم دیکھتے، سنتے، چھوتے، چکھتے اور سونگھتے ہیں۔
   - مثال: سائنسی علم جو تجربات کے ذریعے حاصل کیا جاتا ہے، جیسے کسی شے کی حرکت کا مشاہدہ کرنا یا کسی مادے کے درجہ حرارت کو ناپنا۔
   - **محدودیتیں:** ہمارے حواس دھوکہ دے سکتے ہیں (جیسے بصری دھوکے)، اور تجرباتی علم صرف ان چیزوں تک محدود ہوتا ہے جو مشاہدہ کی جا سکیں۔
3. **عقلی:(Reasoning)**
   - عقلی علم وہ علم ہوتا ہے جو منطق یا استدلال کے ذریعے حاصل کیا جاتا ہے۔ اس میں قیاسی اور استقرائی استدلال شامل ہوتا ہے تاکہ کسی نتیجے تک پہنچا جا سکے۔
   - مثال: ریاضیاتی علم (جیسے 2+2=4) اور منطقی دلائل (جیسے سلیگزم)۔
   - **محدودیتیں:** منطقی استدلال اس بات پر منحصر ہوتا ہے کہ بنیادی دعوے سچ ہوں؛ جھوٹے بنیادی دعوے غلط نتائج کی طرف لے جا سکتے ہیں۔ عقلی علم ہمیشہ جسمانی دنیا کی وضاحت نہیں کرتا بلکہ مجرد تصورات سے متعلق ہوتا ہے۔
4. **روایتی:(Testimony)**
   - روایتی علم وہ علم ہے جو ثقافتی طریقوں، کہانیوں، رسموں اور تعلیمات کے ذریعے نسلوں تک پہنچتا ہے۔
   - مثال: عوامی حکمت، روایات، زبانی کہانیاں، یا بزرگوں سے منتقل ہونے والا علم۔
   - **محدودیتیں:** روایتی علم کبھی کبھار پرانا، متعصب یا غلط ہو سکتا ہے، اور یہ ہمیشہ تجرباتی یا عقلی تصدیق پر مبنی نہیں ہوتا۔

5. وجدان:(Intuitive)

- مذہبی علم وہ علم ہے جو اچانک طور پر حاصل ہوتا ہے، اور اس میں شعوری استدلال یا حسی تجربہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔
- مثال: اچانک بصیرت یا "دل کا احساس" کہ کوئی فیصلہ درست ہے، جیسے کسی بات کو سمجھنا حالانکہ اس کی وضاحت نہیں کی جا سکتی۔
- **محدودیتیں**: وجدان علم ذاتی اور غیر مستحکم ہو سکتا ہے۔ یہ جذبات یا لاشعوری تعصبات سے متاثر ہو سکتا ہے۔

بقول اقبال
صاحبِ ساز کو لازم ہے کہ غافل نہ رہے
گاہے گاہے غلط آہنگ بھی ہوتا ہے سروش

3.قدریات(Axiology)

قدریات فلسفے کی وہ شاخ ہے جو اقدار کے مطالعہ سے متعلق ہے، بشمول اخلاقیات، جمالیات اور منطق۔ یہ سوالات اٹھاتی ہے: "قدریات کی نوعیت کیا ہے؟" "کیا اچھا ہے؟" "کیا خوبصورت ہے؟" اور "کیا منطقی ہے؟"

قدریات کی ذیلی شاخیں

- **اخلاقیات**: (Ethics) یہ شاخ یہ مطالعہ کرتی ہے کہ کیا اخلاقی طور پر درست اور غلط ہے۔ یہ اخلاقی اصولوں کی نوعیت، ان کی بنیاد اور ان کے حقیقی زندگی میں اطلاق پر سوالات اٹھاتی ہے۔
  - مثال: ایسے مسائل پر بحث جیسے ایوتھینیشیا، جانوروں کے حقوق، اور ماحولیاتی اخلاقیات۔
  - **اخلاقیات کی اقسام**:
    - **معیاری اخلاقیات**: (Normative Ethics) اخلاقی عمل کا مطالعہ، جو یہ بتاتا ہے کہ کیا کرنا چاہیے۔
      - مثال: افادیت پسندی (خوشی کا زیادہ سے زیادہ حصول) بمقابلہ دیانت داری (اخلاقی اصولوں کی پیروی)۔
    - **مابعد اخلاقیات**: (Meta-Ethics) اخلاقی بیانات کی نوعیت کا مطالعہ جیسے "اچھا" کا کیا مطلب ہے؟
    - **اطلاقی اخلاقیات**: (Applied Ethics) اخلاقی نظریات کو مخصوص علاقوں جیسے طبی اخلاقیات یا کاروباری اخلاقیات میں استعمال کرنا۔
- **جمالیات**: (Aesthetics) یہ فن اور خوبصورتی کا فلسفہ ہے، جو سوالات اٹھاتا ہے جیسے "کیا خوبصورت ہے؟" "آرٹ کیا ہے؟" اور "کیا چیز جمالیاتی طور پر خوشگوار ہے؟"
  - مثال: اس بات پر بحث کہ کیا کسی فن پارے کو اس کی تکنیکی مہارت، جذباتی اثر یا ثقافتی اہمیت کے لیے سراہا جانا چاہیے۔
  - **جمالیات کی اقسام**:
    - **ذاتی جمالیات**: (Subjective Aesthetics) خوبصورتی کے بارے میں ذاتی احساسات اور ترجیحات پر مرکوز۔
    - **مقصدی جمالیات**: (Objective Aesthetics) یہ تجویز کرتی ہے کہ خوبصورتی یا فن پارے کی قدریات خود چیز میں موجود ہیں، ذاتی رائے سے آزاد۔
- **منطق**: (Logic) یہ استدلال اور دلائل کا مطالعہ ہے۔ منطق ان اصولوں کو سمجھنے کی کوشش کرتی ہے جو درست استدلال اور دلیل کے ڈھانچے کو حکمرانی کرتے ہیں۔
  - مثال: ایک درست سلیگزم: "تمام انسان فانی ہیں۔ سقراط انسان ہے۔ لہٰذا، سقراط فانی ہے۔"

تعلیم کا فلسفہ

تعریف اور وضاحت

تعلیم کا فلسفہ فلسفہ کا ایک شعبہ ہے جو تعلیم کی نوعیت، مقاصد اور طریقوں کے بنیادی سوالات پر بحث کرتا ہے۔ یہ یہ جانچتا ہے کہ تعلیم کو کس طرح ترتیب دیا جانا چاہیے، اس کے کیا مقاصد ہونے چاہئیں، اور اس میں استاد، طالب علم، نصاب اور معاشرے کا کردار کیا ہے۔ تعلیم کا فلسفہ محض نظریاتی تحقیق تک محدود نہیں ہے بلکہ یہ تعلیمی طریقوں اور پالیسیوں پر اثرانداز ہوتا ہے کیونکہ یہ تعلیمی مسائل کو سمجھنے کا ایک فریم ورک فراہم کرتا ہے۔

سادہ الفاظ میں کہا جائے تو تعلیم کا فلسفہ اہم سوالات کے جوابات دینے کی کوشش کرتا ہے، جیسے:

- **تعلیم کا مقصد کیا ہے؟**
- **تعلیم کس طرح دی جانی چاہیے؟**
- **استاد اور طالب علم کے کردار کیا ہیں؟**
- **کیا پڑھایا جائے اور کیوں؟**

تعلیم کا فلسفہ مختلف اسکول آف تھارٹس اور نظریات جیسے آئیڈیلسزم، رئیلزم، پرگمیٹزم اور ایکز سٹینشلزم پر غور کرتا ہے اور یہ دیکھتا ہے کہ یہ تعلیم اور تدریس میں کس طرح نافذ ہوتے ہیں۔ یہ فلسفے کے دیگر شعبوں سے جڑا ہوا ہے، جیسے اخلاقیات (تعلیم کے اخلاقی پہلو)، معرفت شناسی (علم اور سیکھنے کے بارے میں) اور مابعد الطبیعیات (تعلیم میں حقیقت کی نوعیت)۔

تعلیم کے فلسفے کے افعال

تعلیم کا فلسفہ مختلف اہم افعال ادا کرتا ہے جو تعلیمی طریقوں، پالیسی سازی اور تعلیمی نظریات کی ترقی میں رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ ذیل میں ان افعال کی تفصیل بیان کی گئی ہے، جس میں متعلقہ مثالیں بھی شامل کی گئی ہیں:

1. **تعلیمی طریقوں کی رہنمائی کرنا**

تعلیم کا فلسفہ اس بات میں مدد فراہم کرتا ہے کہ اساتذہ کلاس روم میں اور اس کے باہر فیصلے کس طرح کریں گے۔ یہ اس بات کی رہنمائی کرتا ہے کہ اساتذہ طلبہ کے ساتھ کس طرح بات چیت کریں، اسباق کو کس طرح ترتیب دیں، اور تدریسی طریقے کیا ہوں گے۔ مثال کے طور پر، جو استاد **کانسٹریکٹوازم** کے فلسفے پر عمل پیرا ہوتا ہے (جو پیجیٹ اور ویگٹسکی جیسے مفکرین سے متاثر ہے) وہ تجرباتی طریقوں کی حوصلہ افزائی کرے گا، جہاں طلبہ علم کو دریافت کرنے کے ذریعے بناتے ہیں، نہ کہ محض معلومات حاصل کرتے ہیں۔

مثال: اگر استاد **پروگریسوازم** کے فلسفے پر عمل کرتا ہے (جو تجربے کے ذریعے سیکھنے پر زور دیتا ہے)، تو وہ طلبہ کو سرگرم کرنے کے لیے فیلڈ ٹرپس، گروپ ڈسکشنز اور پروجیکٹ پر مبنی سیکھنے کی سرگرمیاں کرواسکتا ہے۔ اس کے برعکس، اگر استاد **روایتی** طریقہ کار پر عمل پیرا ہو، تو وہ محض لیکچرز اور حفظ کرنے پر زور دے گا۔

2. **تعلیمی مقاصد کی وضاحت کرنا**

ایک واضح فلسفہ تعلیم کے مقاصد کو قائم کرنے میں مدد کرتا ہے۔ یہ مقاصد ذہنی ترقی اور پیشہ ورانہ تیاری سے لے کر اخلاقی نشوونما اور سماجی روابط تک ہو سکتے ہیں۔ تعلیم کا فلسفہ اس بات کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ تدریس کے **حتمی مقاصد** کیا ہوں: تعلیم انسانوں یا شہریوں کو کس طرح تیار کرے؟

مثال: لبرل تعلیم کے فلسفے میں مقصد یہ ہو سکتا ہے کہ ایسے دانشور افراد تیار کیے جائیں جو معاشرتی امور میں سوچ سمجھ کر حصہ ڈال سکیں۔ دوسری طرف، **پیشہ ورانہ** فلسفے میں مقصد یہ ہو سکتا ہے کہ طلبہ کو مخصوص مہارتوں سے لیس کیا جائے تاکہ وہ کام کی دنیا میں داخل ہو سکیں۔

3. **نصاب کی ترتیب پر اثر ڈالنا**

تعلیم کا فلسفہ نصاب کی ترقی میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ یہ طے کرتا ہے کہ کون سے مضامین اہم سمجھے جائیں گے، مواد کو کس طرح منظم کیا جائے گا، اور تدریسی طریقے کیا ہوں گے۔ مفکرین جیسے **جان ڈیوئی** نے نصاب کی وکالت کی تھی جو طلبہ کے تجربات اور دلچسپیوں سے ہم آہنگ ہو، جبکہ دوسرے مفکرین جیسے **پیرینیئلسٹس** ہمیشہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ کلاسیکی اور لازوال کتابوں کو پڑھنا ضروری ہے۔

مثال: اگر ایک اسکول **وجودیت پسند فلسفے** پر عمل کرتا ہے، تو وہ ایسا نصاب پیش کر سکتا ہے جو ذاتی انتخاب، انفرادی ذمہ داری، اور شناخت کی تلاش کو اہمیت دیتا ہو، جبکہ ایک **مادی پسند فلسفہ** والے اسکول میں عملی، سائنسی اور تکنیکی علم پر زور دیا جاسکتا ہے۔

4. **استاد اور طالب علم کے کردار کی وضاحت کرنا**

تعلیم کا فلسفہ استاد اور طالب علم کے درمیان تعلق کو واضح کرنے میں مدد کرتا ہے۔ یہ دونوں کی ذمہ داریوں اور فرادیات کی وضاحت کرتا ہے، نیز یہ کہ سیکھنے کے عمل میں ان کا کیا کردار ہے۔ تعلیمی فلسفے مختلف تدریسی انداز کی تجویز پیش کر سکتے ہیں، جیسے کہ استاد پر مرکوز (مؤثر) یا طالب علم پر مرکوز (مساعد)۔

مثال : اگر ایک اسکول **سلوک پسند فلسفے** پر عمل پیرا ہو، تو استاد کا کردار کلاس روم کو منظم کرنا اور انعامات اور سزاؤں کے ذریعے مطلوبہ رویوں کو فروغ دینا ہو گا۔ اس کے برعکس، اگر اسکول **انسانی پسند فلسفے** پر عمل کرتا ہے، تو استاد کو ایک رہنمائی کرنے والے کے طور پر دیکھا جائے گا، جو طلبہ کی خود شناسی اور ذاتی اقدار کی ترقی میں مدد فراہم کرتا ہے۔

5. **تعلیمی پالیسی پر اثر ڈالنا**

تعلیم کا فلسفہ پالیسی سازوں کو تعلیمی قوانین، معیارات، اور ضوابط کی ترقی میں مدد فراہم کرتا ہے۔ ایک ملک کا تعلیمی فلسفہ اس کی اسکول کی حکمرانی، نصاب، استاد کی تربیت، اور تشخیص کے طریقوں پر اثر ڈال سکتا ہے۔

مثال : **مونٹسوری طریقہ** جو ماریا **مونٹسوری** کے فلسفے پر مبنی ہے، طالب علم کی مرکزیت پر زور دیتا ہے۔ اس کے تحت دنیا بھر میں مونٹسوری اسکول قائم ہوئے ہیں، جو بچہ مرکوز سیکھنے، ہاتھوں سے کام کرنے والی سرگرمیوں اور ایک تیار ماحول کی اہمیت پر زور دیتے ہیں۔

6. **تعلیمی اصلاحات کے لیے بنیاد فراہم کرنا**

تعلیم کا فلسفہ تعلیمی اصلاحات کی کوششوں میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ غیر مؤثر یا پرانی تعلیمی طریقوں کو تبدیل کرنے اور تدریس اور سیکھنے کے زیادہ جدید طریقے متعارف کرانے کے لیے ایک نظریاتی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

مثال : **ٹیکنالوجی کا تعلیمی طریقوں میں انضمام** ایک ایسی تعلیمی اصلاح ہے جس پر **پر گمیٹزم** کے فلسفے کا اثر ہے، جو تجرباتی سیکھنے کو اہمیت دیتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ تعلیم کو وقت کے ساتھ بدلنا چاہیے۔ مفکرین جیسے **جان ڈیوئی** نے تدریس کے طریقوں کو معاشرتی ضروریات کے مطابق ڈھالنے کی وکالت کی تھی، جس نے تعلیمی طریقوں میں ٹیکنالوجی کے انضمام پر زور دیا۔

7. **اخلاقی غور و فکر کی حوصلہ افزائی کرنا**

تعلیم کا فلسفہ اس بات کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ اساتذہ اور طلبہ تعلیم میں اخلاقی مسائل پر غور کریں، جیسے انصاف، مساوات اور تنوع کا احترام۔ یہ اس بات کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ تعلیمی طریقوں کے افراد اور معاشرے پر اثرات پر احتیاط سے غور کیا جائے۔

مثال : **سماجی اصلاح پسند** فلسفے میں تعلیم کو سماجی عدم مساوات کو حل کرنے اور سماجی انصاف کو فروغ دینے کا ایک ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔ ایسے اسکول جو اس فلسفے پر عمل کرتے ہیں، وہ طلبہ کو ایسے سرگرمیوں میں مشغول کر سکتے ہیں جو نسل پرستی، غربت اور ماحولیاتی پائیداری جیسے مسائل کے بارے میں آگاہی بڑھاتی ہیں اور ان کو سماجی تبدیلی کے لیے سرگرم شہری بننے کی ترغیب دیتی ہیں۔

8. **تنقیدی سوچ اور ذہنی ترقی کو فروغ دینا**

فلسفہ تنقیدی غور و فکر اور استدلال کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، جو ذہنی ترقی اور فکری صلاحیتوں کی ترقی میں مددگار ثابت ہو سکتی ہے۔ یہ طلبہ کو یہ چیلنج کرتا ہے کہ وہ مفروضوں پر سوال اٹھائیں، پیچیدہ مسائل کے بارے میں گہرائی سے سوچیں، اور آئیڈیاز کو مختلف نقطہ نظر سے جانچیں۔

مثال : ایک استاد جو **تنقیدی سوچ** کے فلسفے پر عمل کرتا ہے، وہ طلبہ کو موجودہ مسائل پر مختلف نقطہ نظر سے گفتگو کرنے کے لیے ترغیب دے گا، تاکہ وہ حقائق اور دلائل کو سمجھ سکیں اور اپنے نظریات میں توازن پیدا کر سکیں۔

نتیجہ

تعلیم کا فلسفہ نہ صرف تعلیمی طریقوں کو راہنمائی فراہم کرتا ہے بلکہ یہ تعلیمی پالیسیوں، نصاب کے ڈیزائن، استاد اور طالب علم کے کردار اور تعلیمی اصلاحات کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ مختلف فلسفوں کو اپنانا مختلف تعلیمی طریقوں کو فروغ دینے کی صلاحیت رکھتا ہے جو طلبہ کو زیادہ مؤثر طریقے سے سیکھنے کی اجازت دیتے ہیں۔

اہم تعلیمی نظریات کا تقابلی جدول 📚

پہلو / نظریہ	پیرینیلزم	ایسنشیلزم	پروگریسوازم	ریکانسٹرکشنزم
	Perennialism	**Essentialism**	**Progressivism**	**Reconstructionism**
بنیادی تعریف	تعلیم کا مقصد دائمی سچائیوں اور آفاقی نظریات کو سکھانا ہے۔	تعلیم کا مقصد بنیادی علمی و اخلاقی اقدار کی ترسیل ہے۔	تعلیم کو طلبہ کے تجربات اور دلچسپیوں پر مبنی ہونا چاہیے۔	تعلیم کا مقصد سماجی اصلاح اور تبدیلی لانا ہے۔
وجودیات (Ontology)	حقیقت اٹل، آفاقی اور ناقابلِ تغیر ہے۔	حقیقت معروضی، عقلی اور سائنسی طور پر منظم ہے۔	حقیقت تجربات سے بنتی ہے اور بدلتی رہتی ہے۔	حقیقت سماجی، ثقافتی اور سیاسی عوامل سے تشکیل پاتی ہے۔
علمیات (Epistemology)	علم ابدی، عقلی اور کلاسیکی متون سے حاصل ہوتا ہے۔	علم بنیادی، معروضی اور مستند ہوتا ہے۔	علم تجربے، تحقیق اور سوالات سے تشکیل پاتا ہے۔	علم تنقیدی، تغیر پذیر اور سماجی شعور سے وابستہ ہے۔
اقداریات (Axiology)	اقدار ابدی، مثالی (جیسے سچائی، خوبصورتی، نیکی)۔	اقدار روایات اور تہذیب سے حاصل ہوتی ہیں۔	اقدار شخصی تجربات اور سماجی تعامل سے ابھرتی ہیں۔	اقدار مساوات، انصاف اور انسانی وقار پر مبنی ہوتی ہیں۔
تعلیم کا مقصد	ذہنی و اخلاقی نشوونما، اعلیٰ خیالات اور کلاسیکی علوم سے واقفیت۔	ذمہ دار، باعلم اور نظم وضبط والے شہری پیدا کرنا۔	انفرادیت، تخلیق اور جمہوری رویوں کو فروغ دینا۔	طلبہ کو سماجی مسائل سے باخبر اور اصلاح کے لیے تیار کرنا۔
تدریسی طریقہ	سقراطی مکالمہ، کلاسیکی متون کا مطالعہ، فکری مباحثہ۔	لیکچر، رٹائی، مشقیں، یادداشت پر زور۔	عملی سرگرمیاں، گروپ ورک، مسئلہ حل کرنا۔	تنقیدی مباحثہ، عملی مشق، سماجی مسائل کا تجزیہ۔
استاد کا کردار	علمی و فکری راہنما، معلومات کا ذریعہ۔	ماہر مضمون، نظم وضبط کا رکھوالا۔	سہولت کار، رہنما، معاون۔	رہبر اصلاح، سماجی تبدیلی کا محرک۔
طالب علم کا کردار	خاموش سننے والا، سیکھنے والا۔	مطیع، سیکھنے کا ذمہ دار۔	متحرک، سوال کرنے والا، تخلیق کار۔	باشعور، تنقیدی فکر رکھنے والا۔
نصاب میں ترجیح	کلاسیکی ادب، فلسفہ، ریاضی، مستقل سچائیاں۔	ریاضی، سائنس، مطالعہ، زبان—بنیادی مضامین۔	لچکدار، دلچسپی پر مبنی، بین اللسانی۔	سماجی مسائل، تنقیدی سوچ، اصلاحی سرگرمیاں۔
کلاس کا نظم وضبط	سخت، باضابطہ، احترام پر مبنی۔	منظم، استاد کی گرفت میں۔	جمہوری، لچکدار، خود نظم۔	بااختیار، شراکتی، تنقیدی شعور پر مبنی۔

✅ خلاصہ برائے یادداشت:

نظریہ	توجہ کا مرکز	محور
پیرینیلزم	ابدی سچائیاں اور کلاسیکی علم	مواد / استاد
ایسنشیئلزم	بنیادی علم اور مہارتیں	مواد / استاد
پروگریسو ازم	تجربہ، سیکھنے کے عمل پر زور	طالب علم
ریکانسٹرکشنزم	سماجی انصاف، تنقیدی شعور	معاشرہ / طالب علم

◈ تعلیمی نفسیاتی بنیادیں

تعلیم کی نفسیاتی بنیادیں اس بات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہیں کہ طلباء کیسے سیکھتے ہیں، ان کو کیا چیز متحرک کرتی ہے، اور تدریس کو کس طرح مؤثر بنایا جاسکتا ہے۔ ان بنیادوں میں مختلف سیکھنے کے نظریات شامل ہوتے ہیں۔

1. سیکھنے کے نظریات (Learning Theories)

1.1. Behaviorism (رویّہ پرستی)

تعریف:

یہ نظریہ صرف نظر آنے والے رویوں پر توجہ دیتا ہے۔ اس کے مطابق سیکھنے کا عمل محرک (stimulus) اور ردعمل (response) کے درمیان تعلق کا نتیجہ ہے۔ ذہنی عمل کو نظرانداز کرتا ہے۔

اہم ماہرین:

B.F. Skinner, Ivan Pavlov, John B. Watson

اہم تصورات:

- **Classical Conditioning (Pavlov):** سیکھنا ایسوسی ایشن کے ذریعے
  ◈ مثال: ہر روز کھانے سے پہلے گھنٹی بجائی جائے تو کچھ وقت بعد گھنٹی سن کر ہی بھوک لگنے لگتی ہے۔
- **Operant Conditioning (Skinner):** انعام یا سزا سے سیکھنا
  ◈ مثال: اچھے رویے پر استاد سے ملنے سے بچہ وہی رویہ دوبارہ اپناتا ہے۔

استاد کا کردار:

محرک اور انعام / سزا کا نگران

طالب علم کا کردار:

غیر فعال، صرف ردعمل دینے والا

تدریسی طریقہ:

مشقی عمل، دہرائی، انعام و سزا

حدود:

یہ نظریہ تخلیقی سوچ اور ذہنی عمل کو نظرانداز کرتا ہے۔

1.2. Cognitivism (ادراکی نظریہ)

تعریف:

یہ نظریہ سیکھنے کو ایک فعال ذہنی عمل سمجھتا ہے، جس میں معلومات حاصل، محفوظ اور بازیافت کی جاتی ہیں۔

اہم ماہرین:

Jean Piaget, Jerome Bruner, Robert Gagné

اہم تصورات:

- **Schemas:** دماغی ڈھانچے جن میں معلومات رکھی جاتی ہیں

- **Piaget's Stages:** بچوں کی سوچ کی ترقی کے مختلف مراحل

❖ مثال: 5 سال کا بچہ اور 12 سال کا بچہ مسئلہ الگ طریقے سے حل کرتے ہیں۔

- **Scaffolding (Bruner):** وقتی مدد تاکہ سیکھنے میں آسانی ہو

❖ مثال: استاد حساب کے مسئلے کا حل نہیں بتاتا بلکہ اشارے دیتا ہے۔

استاد کا کردار:

راہنما، ذہنی سرگرمی کو منظم کرنے والا

طالب علم کا کردار:

فعال ذہنی عامل

تدریسی طریقہ:

سوالات، دریافت پر مبنی سیکھنا، تصوراتی نقشے، مسئلہ حل کرنا

حدود:

یہ نظریہ جذباتی اور سماجی عوامل کو کم اہمیت دیتا ہے۔

1.3. Constructivism (تعمیری نظریہ)

تعریف:

یہ نظریہ کہتا ہے کہ طالب علم تجربات اور غور و فکر سے خود علم بناتا ہے۔

اہم ماہرین:

Lev Vygotsky, Jean Piaget, Jerome Bruner

اہم تصورات:

- سیکھنا سماجی اور سیاقی عمل ہے
- **Zone of Proximal Development (Vygotsky):** وہ حد جہاں بچہ کسی کی مدد سے سیکھ سکتا ہے
- علم منتقل نہیں ہوتا، خود بنایا جاتا ہے

❖ مثال: سائنسی تصورات تجربات سے سیکھے جاتے ہیں، صرف کتاب پڑھنے سے نہیں۔

استاد کا کردار:

رہنما اور سیکھنے کا ساتھی، حقیقت سے جڑا ماحول فراہم کرتا ہے

طالب علم کا کردار:

فعال، علم خود تشکیل دینے والا

تدریسی طریقہ:

پروجیکٹ بیسڈ لرننگ، گروپ ورک، انکوائری لرننگ

حدود:

بڑے یا بہت چھوٹے گروپس میں نافذ کرنا مشکل

1.4. Social Learning Theory (سماجی سیکھنے کا نظریہ)

تعریف:

انسان سیکھتا ہے دوسروں کو دیکھ کر اور سماجی تعامل کے ذریعے۔

اہم ماہر:

Albert Bandura

اہم تصورات:

- **Observational Learning:** دوسروں کو دیکھ کر سیکھنا
- **Vicarious Reinforcement:** دوسروں کو انعام یا سزا ملتے دیکھ کر سیکھنا

❖ مثال: اگر ایک بچہ صاف کام پر تعریف پاتا ہے تو دوسرا بچہ بھی ویسا کرنے لگتا ہے۔

استاد کا کردار:

نقش قدم بننے والا، مثبت سماجی ماحول کا منتظم

طالب علم کا کردار:

مشاہدہ کرنے والا، دوسروں کی نقل کرنے والا، سماجی سیکھنے میں شریک

تدریسی طریقہ:

رول پلے، گروپ ورک، مشاہداتی سرگرمیاں

حدود:

اگر غلط رویے دیکھے جائیں تو وہ بھی اپنا لیے جاسکتے ہیں۔

Motivation and Learning ◆ (ترغیب اور سیکھنا)

ترغیب وہ اندرونی عمل ہے جو سیکھنے کی طرف طالب علم کی رہنمائی، تسلسل اور دلچسپی کو برقرار رکھتا ہے۔

1. ترغیب کی اقسام

A. Intrinsic Motivation (اندرونی ترغیب):

- طالب علم اندر سے سیکھنے میں دلچسپی رکھتا ہے

❖ مثال: بچہ کہانیاں پسند کرتا ہے اس لیے کتابیں پڑھتا ہے۔

B. Extrinsic Motivation (بیرونی ترغیب):

- طالب علم انعام یا سزا کے تحت سیکھتا ہے

❖ مثال: انعام یا نمبر لینے کے لیے محنت کرنا

2. ترغیب کے نظریات

2.1 Maslow's Hierarchy of Needs:

- سیکھنے کے لیے بنیادی ضروریات کا پورا ہونا ضروری ہے:
  1. جسمانی ضروریات (خوراک، نیند)
  2. تحفظ

3. محبت اور تعلق
4. عزت نفس
5. خود کفالت (اپنی صلاحیتوں کا مکمل استعمال)

◈ مثال: بھوکا یا خوفزدہ طالب علم سیکھنے پر توجہ نہیں دے سکتا۔

2.2 Herzberg's Two-Factor Theory:

- **Motivators:** کامیابی، پہچان، ترقی
- **Hygiene Factors:** تنخواہ، ماحول، تحفظ

◈ مثال: صاف ستھری کلاس ضروری ہے مگر صرف اسی سے طلباء میں دلچسپی پیدا نہیں ہوتی۔

2.3 Self-Determination Theory (Deci & Ryan):

- طالب علم کی ترغیب اس وقت بڑھتی ہے جب اسے
  - **خودمختاری (Autonomy)**
  - **قابلیت (Competence)**
  - **تعلق (Relatedness)**

  کا احساس ہو۔

3. سیکھنے میں ترغیب کا کردار

- دلچسپی اور تسلسل کو بڑھاتی ہے
- تنقیدی سوچ کو فروغ دیتی ہے
- خود اعتمادی میں اضافہ کرتی ہے
- مثبت تعلیمی ماحول بناتی ہے

◈ خلاصہ چارٹ

نظریہ	مرکزی خیال	طالب علم کا کردار	استاد کا کردار	مثال
Behaviorism	ظاہر رویہ	غیر فعال	انسٹرکٹر	اچھے رویے پر اسٹار دینا
Cognitivism	ذہنی عمل	فعال	منظم	تصوراتی نقشہ بنوانا
Constructivism	علم کی تعمیر	خود علم بنانے والا	رہنما	پانی بچانے پر مبنی پروجیکٹ
Social Learning	مشاہدہ و سماجی تعامل	مشاہدہ و نقال	مثبت نمونہ	گروپ پریزنٹیشن میں سیکھنا

ا

◆ تعلیم کی سماجیاتی بنیادیں

تعلیم کی سماجیاتی بنیادیں اس بات کا مطالعہ کرتی ہیں کہ تعلیم اور معاشرہ کس طرح ایک دوسرے سے جُڑے ہوئے ہیں۔ تعلیم نہ صرف معاشرے کی پیداوار ہے بلکہ یہ معاشرتی اقدار، رسم و رواج، اور ڈھانچے کو محفوظ رکھنے اور بدلنے کا مؤثر ذریعہ بھی ہے۔

1. معاشرے میں تعلیم کا کردار

تعلیم معاشرے میں کئی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ یہ کردار دو طرح کے ہوتے ہیں:

- **ظاہری :(Manifest)** جو مقصد کے تحت ادا کیے جاتے ہیں
- **باطنی :(Latent)** جو غیر ارادی طور پر حاصل ہوتے ہیں

A. سماجی انضمام (Social Integration)

تعلیم مختلف پس منظر کے افراد کو یکجا کر کے ایک قوم بناتی ہے۔ مشترکہ زبان، اقدار اور عقائد سکھا کر معاشرے میں اتحاد پیدا کرتی ہے۔

مثال: پاکستان کے نصاب میں اسلامیات، اُردو اور مطالعہ پاکستان جیسے مضامین قومی تشخص پیدا کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

B. ثقافتی منتقلی (Cultural Transmission)

تعلیم افراد کو اپنی ثقافت، روایات، اخلاقیات اور رسم و رواج سے روشناس کراتی ہے۔

مثال: بچوں کو اسکول میں ایمانداری، سچائی، اور تعاون جیسے اخلاق سکھائے جاتے ہیں۔

C. سماجی مقام کا تعین (Meritocracy)

تعلیم افراد کو ان کی قابلیت کی بنیاد پر سماجی اور پیشہ ورانہ کردار ادا کرنے کا موقع دیتی ہے۔

مثال: جو طلبہ اچھی تعلیم حاصل کرتے ہیں انہیں اعلیٰ ملازمتوں میں جگہ ملتی ہے۔

D. معاشی کردار (Economic Role)

تعلیم افراد کو معاشی میدان کے لیے تیار کرتی ہے، ہنر اور مہارت فراہم کرتی ہے۔

مثال: ٹیکنیکل اور ووکیشنل ادارے نوجوانوں کو صنعتی مہارتیں سکھاتے ہیں۔

E. سماجی نظم و ضبط (Social Control)

تعلیم فرد کی تربیت کرتی ہے کہ وہ نظم و ضبط، وقت کی پابندی، اور قوانین کی پاسداری کرے۔

مثال: اسکول کی اسمبلی، رول نمبر سسٹم، اور ڈسپلنری اقدامات نظم سکھاتے ہیں۔

F. تبدیلی اور جدت (Innovation and Change)

تعلیمی ادارے معاشرتی تبدیلی کے مراکز ہوتے ہیں۔ سوال اُٹھانا، تنقیدی سوچ اور نئے خیالات پیدا کرنا تعلیم ہی سے ممکن ہے۔

مثال: ماحولیاتی تعلیم طلبہ کو ماحول دوست رویے اپنانے کی تحریک دیتی ہے۔

2. تعلیم اور سماجی کاری (Socialization and Education)

سماجی کاری وہ عمل ہے جس میں افراد کو معاشرے میں جینے کے طور طریقے، اقدار، رسم و رواج، اور رویے سکھائے جاتے ہیں۔ تعلیم اس عمل کا ایک اہم ذریعہ ہے، خاص طور پر جدید معاشروں میں۔

A. ابتدائی اور ثانوی سماجی کاری

- **ابتدائی سماجی کاری:** خاندان میں بچپن کے دوران ہوتی ہے۔
- **ثانوی سماجی کاری:** اسکول، کالج، اور دیگر اداروں میں ہوتی ہے۔

مثال: خاندان بچوں کو زبان سکھاتا ہے، جبکہ اسکول میں انہیں شہریت، تعاون، اور مقابلے کا سبق ملتا ہے۔

B.رسمی و غیر رسمی سماجی کاری

- **رسمی (Formal):** اسکول کے نصاب اور پالیسیز کے ذریعے
- **غیر رسمی (Informal):** ساتھیوں، سرگرمیوں اور ماحول سے

مثال: طلبہ گروپ ورک سے ایک دوسرے کا احترام اور اختلافِ رائے سیکھتے ہیں۔

C.چھپا ہوا نصاب (Hidden Curriculum)

وہ اقدار اور رویے جو اسکول میں غیر محسوس انداز میں سکھائے جاتے ہیں۔

مثال: وقت کی پابندی، صفائی، اور ٹیچر کا احترام چھپے ہوئے نصاب کا حصہ ہیں۔

D.اسکول بطور معاشرے کی تصویر (School as Microcosm)

اسکول میں معاشرتی طبقات، طاقت کے نظام، صنفی کردار، اور ثقافتی تعلقات کی عکاسی ہوتی ہے۔

مثال: امیر اور غریب کے بچوں کے درمیان اسکول کی سہولیات میں فرق معاشرتی ناہمواری کو ظاہر کرتا ہے۔

E.سماجی نابرابری کی منتقلی (Social Reproduction)

ماہرین جیسے **پائیرے بورڈیو** کے مطابق، تعلیم کبھی کبھار برتر طبقات کی ثقافتی طاقت کو بڑھا کر نابرابری کو جاری رکھتی ہے۔

مثال: تعلیم یافتہ والدین کے بچے بہتر کارکردگی دکھاتے ہیں کیونکہ ان کے پاس وسائل اور اعتماد ہوتا ہے۔

F.تعلیم اور سماجی انصاف

اس کے برعکس، تعلیم معاشرتی انصاف اور مساوات کا ذریعہ بھی بن سکتی ہے۔

مثال: مفت اور لازمی تعلیم جیسے اقدامات غریب اور امیر کے درمیان تعلیمی خلا کو کم کرنے کی کوشش ہیں۔

◆ نتیجہ

تعلیم ایک سماجی عمل ہے جو فرد اور معاشرے دونوں کو متاثر کرتا ہے۔ یہ نہ صرف موجودہ اقدار کو منتقل کرتی ہے بلکہ تبدیلی کا باعث بھی بنتی ہے۔ تعلیم کے ذریعے ہم ایک ایسے معاشرے کی تعمیر کر سکتے ہیں جو انصاف، مساوات، اور ترقی پر مبنی ہو۔